

صفحہ نمبر 37: ○ پھوہڑ: بے سلیقہ ○ کٹھی: ٹھگ عورت ○ وارو تھی: آئی ہوئی تھی ○ غل: شور، چرچا ○ بی بی: بیوی ○ اجنبی: ناواقف ○ کھل مل جانا: بے تکلف ہو جانا ○ جھن: وہ عورت جس نے جج کیا ہو ○ تمبرکات: برکت والی اشیاء ○ صدہا: سیکڑوں ○ خاک شفا: شفا دینے والی مٹی ○ زم زمیاں: آب زم زم رکھنے کے برتن ○ کوہ طور: وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکاری ملا تھا ○ عقیق الحجر: سرخ رنگ کا پتھر جو سمندر سے نکلتا ہے ○ بیخ سورہ: قرآن پاک کی پانچ سورتوں کا مجموعہ ○ ناڈ علی: حضرت علیؑ سے منسوب ایک دُعا ○ زیارت کرنا: دیکھنا ○ زلفن: اکبری کی نوکرانی ○ خاطر داری: آؤ بھگت، احترام ○ تاڑ لیا: اندازہ کر لیا، بھانپ لیا

صفحہ نمبر 38: ○ ڈھب پر چڑھ جانا: فریب کھانا ○ فیروزہ: نیلے اور سبز رنگ کا قیمتی پتھر ○ التفات: توجہ ○ رتجھ جانا: فریفتہ ہو جانا ○ کمال شوق سے: بہت دلچسپی کے ساتھ ○ برس روز نہیں ہوا: ایک برس نہیں گزرا ○ اُمیدوار: اُمید رکھنے والا ○ بالقطل: مردست، موجودہ حالت میں ○ حال جزو کل: تمام حال، تفصیلی حالات ○ بھید: راز ○ ایک پہر کامل: پورا پہر، تین گھنٹے ○ موم گروں کا چھتا: ایک محلے کا نام ○ آگرہ: ہندوستان کا شہر ○ ازار بند: کمر بند، تاڑا۔

صفحہ نمبر 39: ○ بکاؤ ہے: قابلِ فردخت ہے، بیچنے کے لیے ہے ○ اسباب: سامان، ○ لوٹ ہو گئی: رتجھ گئی، بے قرار ہو گئی ○ گڑ گڑا کر کہا: منت کرتے ہوئے کہا ○ شبہ: شک ○ کلاوہ: کچا سوت، کچا دھاگا ○ گنڈا: دھاگا جس پر منتر پڑھ کر گرہ دیتے جاتے ہیں ○ لونڈی: کنیز ○ بھوپال: ہندوستان کی ایک ریاست ○ پالکی: ایک سواری جسے کہا راٹھا کر چلتے ہیں ○ ناکی: کھلی پاکی ○ رنجیدہ: غمگین ○ مطلق التفات نہ تھا: بالکل توجہ نہ تھی ○ چندے آفتاب چندے ماہتاب: حسن و جمال میں سورج اور چاند کے برابر ہونا

صفحہ نمبر 40: ○ ناچیز: عاجز ○ اعتقاد: یقین، عقیدہ ○ کوس: فاصلہ ناپنے کا پیمانہ، تین کلومیٹر سے کچھ زیادہ ○ کامل: ماہر، یہاں مرشد کامل مراد ہے ○ وارد ہے: آیا ہوا ہے ○ پیادہ پا: پیدل ○ بشارت: خوشخبری ○ پان سو: پانچ سو ○ مسکین: غریب ○ سرخ رو: کامیاب ○ ناخدا: ملاح ○ کوہ حبشہ: حبشہ کا پہاڑ ○ ارشاد کریں: حکم دیں، فرمائیں ○ جہاز کو نگر کریں: جہاز کو ٹھہرا دیں ○ ہو کا مقام: مکمل خاموشی ○ آدم زاد: آدم کی اولاد ○ تن تھا: بالکل اکیلا

صفحہ نمبر 41: ○ خطا: غلطی، قصور ○ اوپر تلے: یکے بعد دیگرے، ایک کے بعد ایک، مسلسل ○ دیس: وطن ○ چار و ناچار: ناچار ہوتے ہوئے بھی ○ اللہ رکھے: اللہ سلامت رکھے ○ حکایت دلچسپ: دلچسپ کہانی

○ معتقد: عقیدت مند، یقین رکھنے والا ○ بے کہے: کہے بغیر ○ آنکو: قیمت کا اندازہ لگاؤ ○ کلاتو: سونے یا چاندی کے تاروں کی ڈور ○ لچھے دار ہڑ: ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہڑ سے مشابہ ہوتی ہے اور گونے کے پاروں اور ازار بند میں لگائی جاتی ہے۔

صفحہ نمبر 42: ○ نیک بخت: اچھے نصیب والی ○ سیانا: غفلت ○ لال: ایک چھوٹا سا خوش آواز پرندہ ○ طمع: لالچ ○ پیچھے خرابی پڑے: بعد میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے ○ ٹھنکی: ٹھگ عورت، ○ خدا خدا کرو: خدا کا نام لو، توبہ کرو ○ اعتقاد جم گیا: یقین پختہ ہو گیا ○ بے وجہ: وجہ کے بغیر ○ ممانعت کرتا: روک دیتا، منع کر دیتا ○ پھر وادینا: واپس کروادینا ○ تہ: پوشیدہ بات

صفحہ نمبر 43: ○ چاٹ لگنا: عادت پڑ جانا، چسکا لگ جانا ○ تمہارے ڈھب کی: تمہارے مطلب کی ○ لٹو ہو گیا: عاشق ہو گیا ○ پلے باندھنا: کوئی چیز زبردستی تھما دینا ○ صندوق: چھوٹا صندوق ○ پٹنی: ایک زیور کا نام جو کلائی میں پہنا جاتا ہے ○ دھکگی: گھٹے میں پہنے والا ایک زیور ○ بالی پتے: پتوں کی شکل کے جزاؤ آدیزے جو بالیوں میں لٹکاتے ہیں ○ گلوبند: گھٹے میں پہنے کا زیور ○ میلے چیکٹ: بہت میلے ○ اجلوانا: جلا دینا، چمکانا، صنائی کروانا ○ پٹوا: زری باف، مالا، تسبیح یا زیور میں ڈوری ڈالنے والا شخص

صفحہ نمبر 44: ○ کیل کیا ہوئی: کیل کہاں گئی ○ پاندان: وہ برتن جس میں پان اور اس کے لوازمات، چونا، کتھا، چھالیا اور تمباکو وغیرہ رکھے جاتے ہیں ○ بنیا: ہندو دکان دار ○ ماتھا ٹھنکا: شک ہوا ○ باؤلی: پاگل ○ اُلٹے پاؤں دوڑنا: بہت تیز دوڑنا ○ سر پہنے لگی: شدت غم سے سر پر ہاتھ مارنے لگی ○ گھر کو خاک سیاہ کرنا: گھر کو برباد کرنا۔

صفحہ نمبر 45: ○ خوب مزے کی لڑائی ہوئی: بہت لڑائی ہوئی، زبردست تکرار ہوئی ○ حیلہ: بہانہ، ترکیب، رہہ ○ دوگنا: دوگنا ○ کٹڑا: محلہ ○ غارت ہوا: برباد ہوا ○ اطلاع: خبر ○ سراغ: پتا، نشان ○ ڈھوپ دینا: سوپ لگانا ○ دولائی: بلکی رضائی ○ بغارے: بڑے بڑے چھید، سوراخ ○ مزاج: طبیعت ○ اصلاح: درستی، ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی: ہاتھوں اور کانوں کے زیورات سے محروم ہو گئی ○ احمق: بے وقوف، ○ قطع تعلق رہا: تعلق توڑ لینا ○ طبیعت کڑھتی ہے: شدید رنج ہوتا ہے

سبق کا خلاصہ

اکبری ایک بے وقوف لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد وہ ساس سسر سے جھگڑ کر الگ گھر میں رہنے لگی۔ شہر میں کٹنی کے آنے کا چرچا ہوا تو عاقل نے اکبری سے کہا کہ کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔ ایک دن کٹنی جن کے روپ میں اکبری کے محلے میں آئی اور دکان سجائی۔ اکبری نے اپنی ملازمہ زلفن کو بھیج کر جن کو گھر بلوایا اور تسبیح، خاک شفا، زمزمیاں، مدینے کی کھجوروں، کوہ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے خلاف کے ٹکڑے، عقیق الحجر، مونگے کے دانے، نادلی اور بجنسورہ میں سے دو چیزیں سرمہ اور نادلی پسند کیں۔ جن نے فیروزے کی انگلی

مفت دیدی۔ اکبری جن کی چرب زبانی سے بہت متاثر ہوئی۔ اکبری نے بے اولادی پر اظہار افسوس کے بعد جب یہ بتایا کہ شادی کو ایک برس بھی نہیں ہوا تو جن کو یقین ہو گیا کہ لڑکی بے وقوف ہے۔ اگلے روز جن پھر آ موجود ہوئی اور ریشمی ازار بند صرف چار آنے میں اکبری کو بیچا۔ یہ بھی بتایا کہ ایک بیگم صاحبہ غریب ہو گئی ہیں اور اسباب بیچ کر گزارا کرتی ہیں۔ اکبری نے وعدہ لیا کہ جن بکاؤ مال پہلے اسے دکھایا کرے گی جن نے دونوں گئیں دے کر اکبری سے کہا کہ ایک اپنی چونی میں رکھو دوسری میاں کے بچے میں دو۔ گنڈا بنوانے کے لیے اپنے قد کے برابر کلاوہ مجھے تاپ دو جن نے بھوپال کی بیگم صاحبہ کی خود ساختہ حکایت بھی سنائی کہ وہ بے اولاد تھیں ایک فقیر کے حکم سے حج پر گئیں اور اپنے ساتھ پانچ سو مساکین کو بھی لے کر گئیں۔ ان میں سے ایک جن بھی تھی۔ سمندر کے سفر کے دوران میں گیارہویں روز "کوہ حبشہ" نامی پہاڑ آیا۔ بیگم بھوپال جن سمیت پانچ عورتوں کو ساتھ لے کر کوہ حبشہ کے مرد کامل شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ شاہ صاحب نے دم کیا اور بارہ لوگ لے دیں جن کو آگرہ اور دلی میں لوگوں کی خدمت کا حکم دیا۔ بیگم حج سے واپس آئیں تو نواب صاحب ایک ماہ سے منتظر تھے اپنے سابقہ رویے کی معافی مانگی۔ فقیر کی دعا سے اب بیگم کے چار بیٹے ہیں یہ کہانی سن کر اکبری دل و جان سے جن کی معتقد ہو گئی۔ چونی میں لوگ رکھنے کے لیے نہادھو کر کپڑے بدلے اور خوشبو لگائی جس پر شوہر متوجہ ہوا تو اکبری نے اسے جن کی کرامت سمجھا۔ اکبری نے چار آنے کا ازار بند، سرسہ نادعلی اور فیروزے کی انگلی میاں کو دکھائی عاقل بولا مال ضرور دیکھو مگر چوری کا مال نہ ہو۔ اکبری کہنے لگی جن ایسی نہیں چند روز کے بعد جن جھوٹے موتیوں کی ایک جوڑی لائی اور بتایا کہ بیگم کی نتھ کے موتی ہیں۔ ہزار پانچ سو کا مال ہے پناٹل جوہری نے دو سو روپے لگائے ہیں۔ میں بیگم سے پچاس میں لائی ہوں تم لے لو، اکبری نے کہا میرے پاس پچاس روپے نہیں جن بولی پہنچیاں بیچ کر لے لو۔ اکبری زیور کا ڈبہ لائی تو جن زیور دیکھ کر کہنے لگی میل سونے کو کھا جاتا ہے۔ دھنگدگی میں ڈورا ڈلوادو اور زیور اجلوادو۔ اکبری بولی کون اجلوائے تو جن نے جواب دیا یہ کام میں کر دیتی ہوں اور زیورات اور زلفن کو ساتھ لے کر گھر سے نکل گئی۔ گلی سے باہر جا کر جن نے اجلوانے اور ڈورے ڈالنے کا زیور الگ کرنے کے بہانے رو مال کھولا اور زلفن سے کہنے لگی کہ ناک کی کیل پاندان کے ڈھکنے پر رکھی رہ گئی ہے، تو جلدی سے لے آ۔ زلفن نے آ کر ناک کی کیل مانگی تو اکبری کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے زلفن کو فوراً واپس بھیجا لیکن اتنی دیر میں جن غائب ہو چکی تھی۔ اکبری کے شور مچانے پر لوگ موم گروں کے چھتے گئے وہاں سے معلوم ہوا کہ کٹنی کرا یہ دار تھی۔ مکان چھوڑ چکی ہے۔ عاقل نے بیوی کو سخت ست کہا تو اکبری نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا اور میاں بیوی میں خوب لڑائی ہوئی بعد میں پتا چلا کہ جن نے احمد بخش خان کی بی بی کا زیور فقیر سے دو گنا کرانے کے بہانے ٹھگ لیا تھا اور میاں مسیحہ کی بی بی کا زیور بھی اڑا لے گئی تھی۔ تھانے میں اطلاع کی گئی مگر جن کا سراغ نہ ملا اکبری ساس کے ساتھ رہتی تھی تو ساس اس کے جہیز کے کپڑوں کو ڈھوپ دیا کرتی تھیں الگ گھر میں آنے کے بعد اکبری کی غفلت کے باعث قیمتی کپڑوں کو دیکھ چاٹ گئی اور چوہوں نے کاٹ کر سوراخ بنا دیے۔ اس طرح اپنی حماقتوں

اور پھو ہڑپن کے باعث اکبری نے اپنی اور میاں کی زندگی میں آسانیوں کے بجائے مشکلات پیدا کیں۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے:

الف: کتنی نے اکبری کو پھانسنے کیلئے اسے کن کن تمکات کی زیارت کرائی اور اکبری نے کن کن چیزوں کو پسند کیا؟
جواب: کتنی نے اکبری کو تسبیح، خاکِ شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہِ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق البحر، مونگے کے دانے، تاویلی، پنج سورہ اور بہت سی دُعائیں دکھائیں۔ اکبری نے دو چیزیں سرمہ اور تاویلی پسند کیں۔

ب: اکبری نے دورو پے والا ازار بند چار آنے میں خرید اتو محمد عاقل نے اس کی حوصلہ افزائی کیوں کی؟
جواب: محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہ عقل مند آدمی تھا لیکن لالچ اور طمع نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا۔ اس نے بیوی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ سستی اشیاء مل رہی ہیں تو ضرور دیکھنی چاہئیں۔

ج: کتنی نے اکبری سے اس کا سارا زیور کس بہانے سے ہتھ لیا؟
جواب: کتنی نے اکبری سے کہا کہ میل سونے کو کھا جاتا ہے۔ تم زیور کو اجلو او اور دھگدگی میں ڈورا ڈلو او۔ اکبری نے اپنے میاں کی مصروفیات کی مجبوری ظاہر کی تو کتنی نے زیور اجلو آنے کے لیے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اکبری نے بھی زیور اس کے حوالے کر دیا۔

د: کتنی نے زلفن کو کیا کہہ کر واپس گھر بھیج دیا؟
جواب: کتنی نے اکبری کی نوکرانی زلفن سے کہا کہ ناک کی کیل تو میں پان دان کے ڈبے کے اوپر رکھ کر بھول آئی ہوں۔ تم دوڑ کر جاؤ اور لے آؤ۔

ه: کتنی نے اکبری کے علاوہ اور کس کس کو اپنے جال میں پھنسا یا؟
جواب: کتنی نے کتنی کی گلی میں احمد بخش خاں کی بی بی کا سارا زیور اس بہانے سے ٹھگ لیا کہ فقیر سے دو گنا گرا دوں گی۔ روٹی کے کٹڑے میں میاں مسیحا کی مٹی سے محبت بڑھا کر اس کا زیور بھی لے آؤ۔
و: اکبری نے اپنے جہیز کے کپڑوں کا ستیاناس کیسے کیا؟

جواب: اکبری کی ساس دسویں دن اس کے کپڑوں کو ڈھوپ دے دیا کرتی تھیں۔ شروع برسات میں اکبری نے ساس سے الگ گھر لیا۔ برسات گزر گئی۔ اکبری نے کپڑوں کے صندوق کو ہاتھ نہ لگایا۔ سردی آئی تو دلائی نکالنے کے لیے صندوق کھولا۔ اس وقت تک کچھ کپڑوں کو دیمک چاٹ چکی تھی اور کچھ میں چوہوں نے کاٹ کر سوراخ بنا دیئے تھے۔

2: کتنی نے اکبری (مزاج دار بہو) کو بھوپال کی بیگم کا جو خود ساختہ واقعہ سنایا اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
جواب: کتنی نے بتایا کہ بھوپال کی ایک بیگم نے اپنے ساتھ حج پر لے گئی تھیں۔ بلقیس جہانی بیگم بہت مالدار تھیں

لیکن اولاد نہیں تھی۔ ان کے میاں نواب صاحب اسی وجہ سے اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ بڑی فوالبصورت مگر بڑی سادہ مزاج اور فقیروں کی بڑی معتقد۔ گھر سے تین میل کے فاصلے پر کسی فقیر کے بارے میں سنا تو ایک اندھیری رات میں پیدل چل کر اُس فقیر کے پاس گئیں اور پہر تک ہاتھ باندھے کھڑی رہیں۔ بیگم کو خواب میں جج پر جانے کی بشارت ہوئی۔ پانچ سو مسکینوں کو بھی اپنی گرہ سے کرایہ ادا کر کے جہاز پر سوار کروایا، جن میں ایک میں بھی تھی۔ گیارہویں دن سمندر کے بیچ ایک پہاڑ دکھائی دیا۔ کوہِ حبشہ، ناخدا نے اس کے غار میں موجود ایک کامل فقیر کے بارے میں بھی بتایا۔ بیگم صاحبہ پانچ عورتوں کے ہمراہ غارتک پہنچیں۔ نورانی اور فرشتہ صورت شاہ صاحب نے عادی اور بیگم صاحبہ کو بارہ لوگوں دیں، اور کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اُن کی قسمت سنو گئی۔ شوہر پیار کرنے لگا۔ اوپر تلے چار بیٹے ہوئے۔ شاہ صاحب نے مجھے دلی آگے کے ضرورت مندوں کی خدمت سپرد کی تھی اس طرح میں بیگم صاحبہ سے اجازت لے کر آپ لوگوں کے پاس آ گئی ہوں۔

3: آپ کے خیال میں اکبری (مزاج دار بہو) سے کون کونسی حماقت سرزد ہوئی؟

جواب: نا کجی کی بدولت ساس سے لڑ جھگڑ کر الگ گھر میں رہنا، ہر کسی کے ساتھ بہت جلد دوستی کر لینا۔ جاہل ہونے کی وجہ سے ضعیف الاعتقاد ہونا۔ معمولی چیزوں کو کٹنی کے کہنے پر بہت متبرک خیال کرنا۔ خود ساختہ قصے کو حقیقی سمجھ کر یقین کر لینا۔ چوری کی چیزوں کو غریب ہو جانے والی ضرورت مند خاتون کی چیزیں سمجھ کر خرید لینا۔ شوہر کا التفات دیکھ کر لوگوں پر اعتقاد بڑھ جانا اور دھندگی میں ڈورا ڈالوانے، میلے زیور کو اُجلوانے کے لیے زیور کٹنی کے حوالے کر دینا۔

4: بعض لوگوں کو اعتراض ہے کہ مولوی نذیر احمد اپنے ناپسندیدہ کرداروں کے عیب بیان کرتے ہوئے مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ آپ کے خیال میں اکبری (مزاج دار بہو) کی حماقتیں معاشرتی نوعیت کی ہیں یا انہیں بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے؟

جواب: پڑھے لکھے لوگوں کو اکبری (مزاج دار بہو) کے عیب غیر فطری لگیں گے لیکن آج بھی ہمارے ہاں اُن پڑھ طبقے میں اور ضعیف الاعتقاد لوگوں میں یہ سارے عیب موجود ہیں اور یہ سارے عیب معاشرتی نوعیت ہی کے ہیں۔

5: اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: دیکھیے سبق کا خلاصہ۔

6: جاہل اور کمزور ایمان کے لوگ عموماً تو ہم پرست ہوتے ہیں۔ سبق میں تو ہم پرستی کی چند مثالیں موجود ہیں۔

ان میں سے دو کی نشاندہی کیجیے اور انہیں اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: i۔ اپنے شوہر کے التفات کو اکبری لوگوں کا کرشمہ سمجھ لیتی ہے۔ اُسے یہ خیال نہیں آتا کہ اُس نے اپنے بدن اور لباس کا میل کچیل دُور کیا۔ کمرے اور بستر صاف کیے تو شوہر ملتفت ہوا ہے۔ اسی طرح وہ کوہِ حبشہ

کے غار والے شاہ صاحب کا وجود نہ صرف درست سمجھ لیتی ہے بلکہ اُس کے دم کرنے اور لوٹیں دینے سے بھوپال کی بیگم بلیقیس جہانی کے ہاں اوپر تلے چار بیٹوں کی پیدائش کو کرامت سمجھتی ہے۔

ii۔ اکبری گنڈوں پر اعتقاد رکھتی ہے۔ کئی جب یہ کہتی ہے کہ اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ (کپاسوت) مجھ کو ناپ دو تو وہ اس پر بغیر سوچے سمجھے فوراً عمل کرتی ہے۔

7: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

○ ڈھب پر چڑھنا: کٹنی نے اکبری کی ضعیف الاعتقادی اور جہالت کو دیکھ کر اُسے ڈھب پر چڑھا لیا اور اس کا زیور لے اُڑی۔

○ رت بچھ جانا: طوطے کو باتیں کرتے سن کر تنویر طوطے پر رت بچھ گیا اور ضد کر کے والد کو مجبور کر دیا کہ وہ اسے گھر لے آئیں۔

○ آہ کھینچنا: مقدس خاموشی سے ظلم سہتا رہا، آہ تک نہ کھینچی۔

○ لوٹ ہو جانا: قیمتی چیز کو سستے داموں بکتے دیکھ کر اکثر لوگ لوٹ ہو جاتے ہیں۔

○ چاٹ لگنا: اسلم کو جو اٹھیلنے کی ایسی چاٹ لگی کہ گھر کے برتن تک بچ کر ہار گیا۔

○ لٹو ہو جانا: لڑکی کا شائستہ انداز دیکھ کر لڑکے کی ماں اس پر لٹو ہو گئی اور فوراً رشتے کے لیے ہاں کر دی۔

○ ماتھا ٹھٹھکانا: محلے کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ ناصری دوستی دیکھ کر میرا ماتھا ٹھٹھکا تھا کہ اب ناصر تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دے سکے گا۔

○ سر پیٹ لینا: شوہر نے جب گھر آ کر سنا کہ بیوی نے زیور دگنا کروانے کے لالچ میں نو سرباز کے حوالے کر دیا ہے تو غصے میں اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔

○ گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑنا: جاہل اور ضعیف الاعتقاد عورتیں کٹنیوں کے ڈھب پر چڑھ کر بہت جلد گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑتی ہیں۔

○ اُڑا لینا: دیکھتے ہی دیکھتے نو سرباز نے بزرگ خاتون کی رقم اُڑالی، پتا بھی نہ چلنے دیا۔

8۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے:

الف: ”جمن نے مزاج دار کو باتوں ہی باتوں میں تاز لیا کہ یہ عورت جلد ڈھب پر چڑھ جائے گی۔“

وضاحت: جمن کے روپ میں کٹنی نے پہلی ملاقات کے دوران میں ہی بھانپ لیا تھا کہ اکبری بے وقوف عورت ہے۔ کٹنیوں کا دھند ایسی ہی کم عقل عورتوں کے دم سے چلتا ہے۔ اکبری سے ملاقات ہوئی تو کٹنی یہ سوچ کر خوش ہوئی کہ یہ عورت جلد قابو میں آ جائے گی۔

ب: ”اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ مجھ کو ناپ دو۔ میں تم کو ایک گنڈا بنوا دوں گی۔“

وضاحت: اکبری نے بتایا کہ اس کے ہاں اولاد نہیں اور میاں کا رویہ بھی کچھ اچھا نہیں۔ جن باتوں ہی باتوں میں اکبری کی بے وقوفی اور ضعیف الاعتقادی کا اندازہ لگا چکی تھی۔ اکبری کو رام کرنے کے لیے بولی کہ تم اپنے قد کے برابر کچا دھاگا مجھے لا کر دو تا کہ میں تمہیں گنڈا بنا کر لا دوں جس کی برکت سے تمہارے ہاں بہت اولاد ہوگی۔

ج: ”مزاج دار بیٹی نہیں اور جن کو ماں بنایا“

وضاحت: جن نے اکبری کو ازار بند سے داموں بچا۔ بیگم بھوپال کی حکایت سنائی اور متبرک لوگئیں دیں تو اکبری کو اس سے بہت عقیدت ہوگئی اور اسے اپنی منہ بولی ماں بنالیا۔

و: ”کہیں کی بہتی بہاتی مہینے بھر سے کرائے پر آ کر رہی تھی۔“

وضاحت: جن اکبری کا زیور لے کر رنو چکر ہو گئی۔ لوگ اس کے پتے پر پہنچے تو انکشاف ہوا کہ وہ مکان کی مالک نہیں بلکہ کرایہ دار تھی۔ اس کی مستقل رہائش گاہ کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔ پتا نہیں کہاں سے پھرتی پھرتی آئی تھی اور اب کہیں اور جا چکی تھی۔

ہ: ”جن کا سراغ نہ ملا پر نہ ملا۔“

وضاحت: لوگوں نے جن کو بہت تلاش کیا۔ تھانے میں بھی اطلاع دی گئی لیکن سب کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور جن کا سراغ نہ ملا۔

و: ”ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔“

وضاحت: اپنی حماقتوں کے باعث اکبری اپنا سارا زیور گنوا بیٹھی۔ اس کی شادی کو ایک برس گزرا تھا اور وہ ہاتھوں اور کانوں کے زیورات سے محروم ہو چکی تھی۔

9۔ درج ذیل اقتباسات کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح کیجیے۔

الف: ”طمع ایسی چیز ہے کہ بڑا سیانا آدمی بھی دھوکا کھا جاتا ہے۔ جنگلی جانور مینا، طوطا، لال، بلبل آدمی کی شکل سے بھاگتے ہیں لیکن دانے کی طمع سے جال میں پھنس جاتے ہیں اور زندگی بھر قفس میں قید رہتے ہیں۔ اسی طرح محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر خوش ہوا اور جب مزاج دار نے کہا کہ وہ جن بیگم کا تمام اسباب جو بکنے کو نکلے گا میرے پاس لانے کا وعدہ کر گئی ہے تو محمد عاقل نے کہا: ”ضرور دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہو چوری کا مال ہو۔ پیچھے خرابی پڑے اور ہاں جن کوئی ٹھکنی نہ ہو۔“ (سرمایہ اُردو 12، صفحہ 42)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اکبری کی حماقتیں

مصنف کا نام : مولوی نذیر احمد

سیاق و سباق: اکبری ایک بے وقوف اور بد سلیقہ لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد وہ سرال والوں سے لڑ جھگڑ کر الگ ہو گئی۔ جن کے روپ میں کٹنی محلے میں آئی تو اسے گھر میں بلالیا۔ جن نے نمائشی تبرکات کی وہ تعریفیں کیں اور بیگم بھوپال کے سفر حج کا قصہ اس چب زبانی کے ساتھ سنایا کہ اکبری گرویدہ ہو گئی۔ کٹنی نے مستی سامان

بچ کر اور شوہر کو مائل کرنے کے تعویذ گنڈے بتا کر اکبری کو بیٹی بنالیا۔ ایک روز کٹنی موتیوں کی مالالائی۔ ہزار، پانچ سو قیمت بتا کر اکبری کو صرف پچاس روپے میں دینے کی پیشکش کی اور کہا کہ اپنی پہنچیاں بچ کر خرید لو۔ اکبری نے زیور کھولا تو اسے اجلوانے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنی خدمات پیش کر دیں اور اس طرح زیور لے کر فریو چکر ہو گئی۔ تشریح: اکبری نے کٹنی سے خرید ا ہوا ازار بند محمد عاقل کو دکھایا تو شوہر نے اس کی قیمت دو روپے بتائی۔ اکبری نے کہا کہ میں نے چار آنے میں لیا ہے اور ساتھ ہی جن کا تعارف بیان کیا اور سرمہ، ناہلی اور فیروزے کی انگٹھی بھی دکھائی۔ سچ ہے کہ لالچ بڑی بلا ہے اور بڑے سے بڑا عقلمند آدمی بھی طمع میں مبتلا ہو کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ لالچ صرف انسان ہی کو نہیں دیگر جانداروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ طوطا، مینا، لال اور بلبل آدمی کی شکل دیکھتے ہی اُڑ جاتے ہیں لیکن زمین پر بکھرے دانے کا لالچ انھیں زمین پر اتارتا اور جال میں پھنسا لیتا ہے اور پھر ان کی زندگی پتھرے میں قید گزرتی ہے۔ محمد عاقل نام ہی کا عاقل نہ تھا بلکہ واقعی ذی شعور انسان تھا لیکن بیوی کی اس خریداری میں اپنا فائدہ دیکھ کر وہ بھی بہت خوش ہوا۔ اکبری نے اسے مزید بتایا کہ جن کے پاس جو بھی سامان بکنے کے لیے آئے گا وہ میرے پاس ضرور لایا کرے گی کیونکہ اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔ محمد عاقل کی چھٹی حس نے اسے خبردار کیا کہ دال میں کالا ہے لیکن کسی ثبوت کے بغیر اس نے جن کو کٹنی قرار دے کر بیوی سے جھگڑا مول لینا مناسب نہ سمجھا اور محاط لہجے میں صرف اتنا کہنے پر اکتفا کیا کہ ضرور دیکھنا چاہیے لیکن چوری کا مال نہ ہو اور جن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔ اکبری نے اس وقت تو شوہر کے خدشے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ عاقل نے درست کہا تھا اور اکبری اسی جن یعنی کٹنی کے ہاتھوں اپنے زیورات سے محروم ہو گئی۔

ب: ”اکبری کو تانی کے لاڈ پیار نے زندگی بھر کیسی مصیبت میں رکھا۔ لڑکپن میں اکبری نے نہ کوئی ہنر سیکھا نہ کچھ اس کے مزاج کی اصلاح ہوئی جب اکبری نے ساس سے جدا ہو کر الگ گھر کیا برتن بھانڈا کپڑا زیور سب کچھ اس کے پاس موجود تھا۔ چونکہ خانداری کا سلیقہ نہیں رکھتی تھی چند روز میں تمام مال و اسباب خاک میں ملا دیا اور ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔“ (سرمایہ اُردو 12، صفحہ 45)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اکبری کی حماقتیں

مصنف کا نام : مولوی نذیر احمد

سیاق و سباق: اکبری ایک بے وقوف لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد اس نے سسرال والوں سے لڑ جھگڑ کر الگ گھر میں رہنا شروع کیا۔ اپنی جہالت اور ضعیف الاعتقادی کے باعث وہ ایک کٹنی کی معتقد ہو گئی، جس نے جن کا روپ دھار رکھا تھا۔ کٹنی نے اسے جھوٹے سچے تبرکات دکھائے۔ سستے داموں سامان بچ کر اعتبار قائم کیا اور بیگم بھوپال کے سفر حج کی فرضی داستان سنا کر یقین دلایا کہ اس کے تعویذ گنڈے سے عاقل اکبری سے محبت کرنے لگے گا۔ ایک روز کٹنی جھوٹے موتیوں کی جوڑی لائی۔ ہزار، پانچ سو قیمت بتا کر اکبری سے صرف پچاس روپے طلب کیے اور بولی رقم موجود نہیں تو پہنچیاں بچ دو۔ اکبری نے زیور نکالا تو کٹنی نے اسے اجلوانے کا مشورہ دیا اور اس

بہانے زیور لے کر روفو پتھر ہو گئی۔

تشریح: اُردو کے پہلے ناول نگار مولوی نذیر احمد کی تحریری کاوشوں کا مقصد مسلمانوں کی سماجی اصلاح تھا۔ ناول مرآۃ العروس میں انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ بے جالا ڈ پیار اولاد کے حق میں کس قدر مضر ثابت ہوتا ہے۔ ثانی کی حد سے بڑھی ہوئی محبت کے باعث اکبری تعلیم حاصل کر سکی نہ امور خانہ داری میں طاق ہو سکی۔ اس کی شخصیت میں چڑچڑاہٹ، احساس برتری اور ضعیف الاعتقادی کے عناصر جمع ہو گئے تھے، جو عمر کچھ سکھنے اور سمجھنے کی ہوتی ہے وہ اس نے کھیل کود میں گزاری تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شادی کے بعد سسرال میں اپنا مقام نہ بنا سکی اور اپنی بد مزاجی کے باعث ساس سسر سے لڑ جھگڑ کر الگ ہو گئی۔ خانہ داری کی سمجھ بوجھ ہوتی تو الگ گھر میں بخوبی گزارا کر لیتی لیکن وہ ایسی نا سمجھ اور بد سلیقہ تھی کہ ایک برس میں بھرا گھر اجاڑ کر رکھ دیا۔ الگ ہوئی تو برتن، کپڑا، زیور سب کچھ موجود تھا لیکن مال اسباب اور گھریلو سامان کی مؤثر حفاظت و نگہداشت ہی ان چیزوں کی عمر بڑھاتی ہے۔ اکبری میں گھر سمجھانے اور چلانے کی صلاحیت ہی نہ تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ کنفی کے ہتھے چڑھ گئی۔ بزرگوں نے برسوں کی محنت سے حاصل ہونے والے روپے سے جو زیور بنا کر دیا تھا وہ کنفی لے اڑی اور اکبری کچھ بھی نہ کر پائی۔ اناؤں کا یہ قول بالکل سچ ہے کہ ایسی محبت و راصل اولاد سے دشمنی ہوا کرتی ہے جس کے جوش میں تربیت کا پہلو فراموش کر دیا جائے۔ اکبری ثانی کی لاؤلی نہ ہوتی اور اسے مناسب تربیت دی جاتی تو اس سے یہ حماقتیں سرزد نہ ہوتیں اور وہ ٹکھڑی عورتوں کی طرح کامیاب زندگی گزارتی۔

مطابقت

مطابقت کے معنی ہیں مطابق ہونا، موافق ہونا یا برابر ہونا لیکن قواعد کی رو سے فعل کی اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ 'صفت کی اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت (کا' کے' کی) کی اپنے مضاف کے ساتھ نسبت کے بدلنے کو مطابقت کہتے ہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ 'صفت اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت اپنے مضاف کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً ان جملوں پر غور کیجیے:

ماں چلی گئی۔ بیٹا چلا گیا۔

ماں اور بیٹا دونوں چلے گئے۔ علم انسان کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔

علم اور نیک چلتی انسان کا درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ لڑکی نے پانی پیا۔

لڑکے نے کہانی پڑھی۔

مزید معروضی سوالات

س: محمد عاقل نے اکبری سے کیا کہا؟

ج: محمد عاقل نے اکبری سے کہا کہ ان دنوں ایک کٹنی شہر میں آئی ہوئی ہے۔ کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ تم کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔

س: مکار جن اپنے پاس کس قسم کی چیزیں رکھا کرتی تھی؟

ج: بے وقوف عورتوں کو بہلانے پھسلانے کے لیے جن اپنے پاس تسبیح، خاک، تنقا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہ طور کا سرمہ، غلاف کعبہ کا ٹکڑا، عقیق البحر، مونگے کے دانے، نادعلی، پنج سورہ اور دُعائیں رکھتی تھی۔

س: اکبری نے جن سے کیا کچھ خریدا۔

ج: اکبری نے ایک پیسے کا سرمہ اور دو آنے کے عوض نادعلی خریدا تو کنٹنی نے فیروزے کی ایک اگلی تھریک کے طور پر اسے مفت دے دی۔

س: جن نے لوٹکس دیتے ہوئے اکبری سے کیا کہا؟

ج: جن نے کہا کہ ایک لوگ اپنی چوٹی میں باندھ لو۔ دوسری میاں کی پگڑی یا تکیے میں سی دو۔ اپنے قد کے برابر کلاہ مجھے ناپ دو تاکہ گنڈا بنوا کر لا دوں۔ یہ لوٹکس حج کے سفر کے دوران میں کوہ حبشہ کے شاہ صاحب نے دی تھیں۔

س: محمد عاقل نے جن سے مال خریدنے کے متعلق کیا خدشہ ظاہر کیا؟

ج: محمد عاقل نے کہا کہ مال ضرور دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہو کہ چوری کا مال ہو۔ پیچھے خرابی پڑے اور ہاں جن کوئی ٹھکنی نہ ہو۔

س: جن نے جھوٹے موتی دکھا کر اکبری سے کیا کہا؟

ج: جن کہنے لگی بیگم کی انتہ کے موتی ہیں۔ ہزار پانچ سو کے ہوں گے۔ جوہری نے دوسروں پر قیمت لگائی ہے۔ تم لے لو۔ میں نے بیگم کو پچاس روپے دیئے ہیں۔ تمہارے پاس نقد نہیں تو پہنچیاں بیچ کر خرید لو۔

س: اکبری کا زیور دیکھ کر جن نے کیا مشورہ دیا؟

ج: جن بولی کہ تم نے زیور کو مولی گا جڑ کی طرح ڈال رکھا ہے۔ دھلکدگی میں ڈورا ڈلو او۔ زیور میلے ہو گئے ہیں۔ میل ہونے کو کھائے جاتا ہے۔ زیور کو اجلو او۔

س: زیور لٹنے کی خبر سن کر محمد عاقل نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟

ج: محمد عاقل نے خبر سن کر سر پیٹ لیا اور بیوی سے کہنے لگا اری! تو گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑے گی۔ میں تو تجھ کو پہلے سے جانتا ہوں۔

س: جن نے اکبری کے علاوہ کن عورتوں کا زیور اڑایا تھا؟

ج: اکبری کے علاوہ جن نے کنٹنی کی گلی میں احمد بخش کی بی بی کا اور روئی کے کٹڑے میں میاں مسیحا کی بی بی کا زیور بھی بہانے سے اڑایا تھا۔

س: اکبری کے جھنڈے کے کپڑوں کا کیا حال ہوا؟

ج: برسات گزر گئی مگر اکبری نے کپڑوں کو دھوپ نہیں دی۔ سردی آئی تو صندوق کھولا۔ اس وقت تک کپڑوں کو دیکھ چاٹ گئی تھی اور چوہوں نے کاٹ کاٹ کر سوراخ بنا دیئے تھے۔